ٹیچرز گائیڈ

تحریر : رومانہ حسین

اہم نوٹ

- اس گائیڈ میں ٹیچر کی سہولت کے لئے جو مزید معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔ اسے ضرور پڑھیں۔ ٹیچر کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب میں موجود معلومات کے علاوہ بھی اپنے طلباء کی دلچسپی بڑھانے کے لئے انہیں چند باتیں بتائیں۔ کتاب کے ہر سبق سے پہلے اس کی مناسب تیاری ضرور کرلیں۔

ٹیچر کیلئے تیاری

- پاکستان کا ایک بڑا نقشہ کلاس میں نمایاں جگہ پر لگا ہو تاکہ طلباء اسے بہ آسانی دیکھ سکیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے متعلق تصاویر اکٹھی کریں تاکہ ضرورتاً آپ طلباء کو تصویریں دکھاسکیں۔

- یہ کتاب پاکستان کے صحراؤں، پہاڑوں اور دریاؤں کے علاوہ اس کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں بسنے والے لوگوں کے بارے میں ہے۔ اس کتاب کا مقصد ایک ہی نظر میں ملک کے جغرافیئے اور ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے۔ مگر اس کتاب کو کلاس میں پڑھانے کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس کو اردو یا معاشرتی علوم کی نصابی کتاب کے طور پر استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ذریعے طلباء میں اپنے ملک سے دلچسپی اور لگاؤ بڑھے اور وہ بھی اس کی سیر کرنا چاہیں۔

- ٹیچر مناسب اوقات میں الفاظ/ معنی، جملے، واحد/ جمع، مذکر/ مونث وغیرہ کی مشقیں کروائیں۔ اس گائیڈ میں 22 سیشن موجود ہیں مگر ہوسکتا ہے کہ آپ جو بھی اضافی کام کروائیں اس کی وجہ سے چند سیشن بڑھ جائیں۔ کسی موضوع پر طلباء کی دلچسپی زیادہ ہو تو اس کام کو ایک یا دو سیشن کے بجائے زیادہ وقت دیں۔ طلباء سے کہیں کہ وہ گھر پر ایک بڑے سائز کی scrap book بنائیں۔ (جس کو نئے یا پرانے کاغذ سے بھی بنایا جاسکتا ہے۔) سادے سفید کاغذ کے علاوہ براؤن پیپر یا کوئی اور رنگین کاغذ . . . سب کچھ استعمال ہوسکتا ہے۔

سیشن 1

- آج طلباء سے کتاب کو کچھ دیر الٹ پلٹ کر اس کی تصاویر، اس کی فہرست وغیرہ دیکھنے کو کہیں۔ پھر ان سے پوچھیں آیا اس فہرست میں کوئی ایسا عنوان بھی ہے جو کہ کتاب کی مصنفہ نے نظر انداز کردیا ہو اور وہ چاہتے ہیں کہ ''پاکستان کی سیر'' میں اس عنوان کا شمار بھی ہونا چاہیئے۔

- ممکن ہے طلباء آپس میں مشورے کے بعد ایک سے زیادہ عنوانات بتائیں۔ ٹیچر ان کو بورڈ پر لکھیں۔ اب ٹیچر طلباء کی توجہ کلاس میں لگے نقشے کی طرف دلوائیں اور باری باری چند طلباء کو بلوا کر اس نقشے پر پاکستان کے پڑوسی ممالک اور پاکستان کے چاروں صوبوں کے علاوہ کشمیر، بحیرہ عرب (جو کہ بحیرہ ہند Indian Ocean کا حصہ ہے۔ انگریزی میں اسے Arabian Sea کہا جاتا ہے۔) اور چند نمایاں شہروں کی نشاندہی کروائیں۔ شہروں کی مندرجہ ذیل فہرست مددگار ہوگی۔

کراچی۔	حیدر آباد۔	سکھر۔	نو اب شاہ۔	میر پور خاص
کوئٹہ۔	خضدار۔	چمن۔	تربت۔	سبی
بہاولپور۔	فیصل آباد۔	ملتان۔	لاہور۔	اسلام آباد
پشاور۔	ڈیرہ اسماعیل خان۔	گلگت۔	چترال۔	دیر اور سکردو

گھر کا کام

- بورڈ پر طلباء کے بتائے ہوئے جو عنوانات لکھے ہوئے ہیں' ان میں سے طلباء اپنی مرضی کے کسی ایک عنوان پر کتاب ''پاکستان کی سیر'' سے ملتے جلتے انداز میں مضمون تحریر کر کے لائیں۔

سیشن 2

- کم از کم پانچ طلباء کے تحریر کردہ گھر کے کام کو ان سے بلند آواز میں پڑھوائیں تاکہ جماعت کے باقی طلباء بھی ان کے لکھے ہوئے کام سے فائدہ اٹھاسکیں۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کریں اور گھر کے کام کی کوپیاں جمع کریں۔

- اب آپ کتاب سے ''پاکستان کہاں ہے؟'' اور ''صوبہ سندھ اور کراچی'' پڑھیں۔ طلباء سے کہیں کہ وہ اس سے پہلے اور دوسرے سبق میں دی گئی معلومات کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیں' کوئی سوال ذہن میں ہو' تو آپ سے اور ساتھی طلباء سے پوچھیں۔

- ٹیچر اب سندھ کے حوالے سے کلاس میں لگے ہوئے نقشے پر کراچی' ٹھٹھہ' حیدر آباد' لاڑکانہ' میرپورخاص اور سکھر بتائیں اور طلباء سے کہیں کہ وہ اپنی scrap book میں سندھ کا نقشہ بنا کر اس پر یہ شہر اپنے صحیح مقامات پر دکھائیں۔ scrap book اگلے روز ساتھ لائیں اور اگلے عنوانات یعنی ''سمندر کے کنارے'' اور ''کوئٹہ پہنچ گئے'' گھر سے پڑھ کر آئیں۔

سیشن 3

- طلباء سے پوچھیں آیا وہ سمندری مقامات پر کبھی گئے ہیں یا نہیں؟ اگر گئے ہیں تو انہوں نے وہاں کیا کیا دیکھا ہے؟ سندھ کے علاوہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں سے متعلق گفتگو کریں۔ کس طرح پاکستان کا ساحلی علاقہ سندھ اور بلوچستان (مکران) میں بٹا ہوا ہے۔

- ایک یا دو طلباء سے ''سمندر کے کنارے'' اور ''کوئٹہ پہنچ گئے'' بلند آواز میں پڑھنے کو کہیں۔

- طلباء سے کہیں کہ وہ کلاس میں لگے نقشے پر کوئٹہ' چمن' سبی' ژوب' لورالائی' خضدار اور زیارت کو ڈھونڈیں اور جس طرح سندھ کا نقشہ بنا کر انہوں نے اس کے چند شہروں کی نشاندہی کی ہے' اس طریقے سے بلوچستان کا نقشہ بھی بنا کر اس پر ان شہروں کے نام ان کی صحیح جگہ پر لکھیں۔ یہ کاغذات scrap book میں لگائے جائیں۔

- اگر کوئی طالب علم بلوچستان کے کسی علاقے کو جانتا ہو یا کوئٹہ کے بارے میں معلومات دینا چاہے تو اسے دوسرے طلباء تک یہ باتیں پہنچانے کا موقع دیا جائے۔ اسی طرح سمندری اور ریگستانی علاقوں کے بارے میں بات چیت کی جائے۔

گھر کا کام

- موئن جو دڑو اور ہڑپہ کے متعلق اپنے الفاظ میں دو پیراگراف لکھ کر لائیں۔ سبق "ریگستانی علاقے" پڑھ کر آئیں۔

سیشن 4

- طلباء سے ان کے گھر کے کام کی کوپیاں لیں۔ مندرجہ ذیل سوالات پوچھیں۔ طلباء سے کہیں کہ وہ اپنے اپنے جوابات لکھیں۔ (اگر یہ کام کلاس میں مکمل نہ ہوسکے تو طلباء اسے گھر پر مکمل کرکے لائیں۔)

1. کراچی کی کسی ایک ایسی عمارت کا نام لکھیں جس کی عمر سو سال سے زیادہ ہے۔ اس طرح ایک نئی عمارت کا نام لکھیں یعنی جس کی عمر 25 سال سے کم ہے۔
2. کراچی کے کسی بازار کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیں۔
3. ساحلی اور ریگستانی علاقے کے رہن سہن میں کیا فرق ہوسکتا ہے؟ سوچ کر لکھیں۔
4. صوبہ بلوچستان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سیشن 5

- طلباء کے گھر کے کام کی کوپیوں میں سے چند ایک کے جوابات بلند آواز میں پڑھ کر سنائیں۔ اسی طرح کل کلاس میں لکھے گئے چند جوابات بھی پڑھ کر سنائیں۔ سب کی رائے پوچھیں اور بحث کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن خیال رہے کہ سب طلباء ایک ساتھ بولنے سے گریز کریں۔

- جب آپ کوپیاں دیکھیں تو یہ اندازہ بھی کرلیں کہ کون سے ایسے الفاظ ہیں جن کا املا عام طور پر غلط لکھا ہوا ہے۔ جوابات پر بات چیت کے بعد ان الفاظ کو بورڈ پر لکھیں اور طلباء سے کہیں کہ وہ اپنی غلطیاں صحیح کرلیں۔ اس کے علاوہ اپنے دیئے گئے مختلف جوابات پر اگر وہ کلاس میں کی گئی بحث کی روشنی میں نظر ثانی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ایسا کرنے کے لئے کوپیاں دوبارہ گھر لے جانے دیں۔

- جو طلباء مزید کچھ نہیں لکھنا چاہتے اور اپنے پہلے دیئے گئے جوابات پر مطمئن ہیں، ان کی کوپیاں آپ اصلاح کے لئے لے جائیں۔

سیشن 6

- آج وادی سندھ کے قدیم شہروں موئن جودڑو اور ہڑپہ کے بارے میں طلباء نے جو کچھ لکھا ہے وہ پڑھوائیں اور انہیں مزید معلومات فراہم کریں۔ اس سلسلے میں اگر تصاویر دکھائی جائیں تو بہت بہتر ہوگا۔

نوٹ

- ٹیچر ساتویں سیشن سے قبل پنجاب اور سرحد کے علاقے کے دیہات اور لاہور، اسلام آباد اور پشاور کی مشہور عمارتوں وغیرہ کی تصاویر کا انتظام کرلیں۔ اس سیشن کے لئے وہ یہ تصاویر اسکول لے کر آئیں۔

گھر کا کام

- اپنی scrap book میں موئن جودڑو، ہڑپہ، مہر گڑھ وغیرہ کے متعلق جو بھی تصویر بنانا چاہیں بنائیں اور اسے لیبل کریں۔ یعنی یہ کس چیز کی تصویر ہے اور کہاں ہے۔

سیشن 7

- آج پنجاب، لاہور، اسلام آباد اور پشاور کے اسباق ایک ایک کر کے مختلف طلباء سے پڑھوائیں۔

- طلباء جب ایک سبق پڑھ لیں تو اس کے متعلق آپ کی لائی ہوئی تصاویر ان کو دکھائیں اور اس کے بارے میں بات چیت کریں۔ پہلے ان سے پوچھیں کہ وہ کیا کیا جانتے ہیں، پھر آپ اپنی معلومات بتائیں۔

گھر کا کام

- کراچی، کوئٹہ، لاہور اور پشاور ایک دوسرے سے کس طرح مختلف ہیں یا ان میں کون سی باتیں مشترکہ ہیں۔ اس کے بارے میں اپنی scrap book میں لکھیں۔

نوٹ

- آٹھویں سیشن سے پہلے ٹیچر اگر ایک چارٹ ترتیب دیں لیں تو طلباء کو سبق ''پہاڑ، وادیاں اور دریا'' سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ اس چارٹ پر پاکستان کے شمالی علاقوں کا بہت سرسری سا نقشہ بنائیں۔ اس نقشے پر ہندوکش پہاڑی، قراقرم پہاڑی اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے اور اس کی وادیاں دکھائیں۔

- پہاڑی چوٹی ''کے ٹو'' کی بلندی آٹھ ہزار چھ سو تیرہ میٹر ہے۔ دوسرے نمبر پر ''ننگا پربت'' ہے جس کی بلندی آٹھ ہزار ایک سو چھبیس میٹر ہے۔ ملک میں بہنے والے مختلف دریا بھی اس نقشے پر دکھائیں۔

سیشن 8

- ٹیچر اپنا تیار کردہ چارٹ سوفٹ بورڈ پر آویزاں کریں۔ اب طلباء سے کہیں کہ وہ باری باری اس چارٹ میں نظر آنے والے پہاڑوں، وادیوں اور دریاؤں کے نام پڑھیں اور ان کے متعلق جو بھی معلومات جانتے ہوں وہ بتائیں۔ (ٹیچر کی سہولت کے لئے گائیڈ میں چند معلومات موجود ہیں۔)

- طلباء سے پچھلا کام (گھر کا کام) لے لیا جائے اور ان سے کہیں کہ آج جو باتیں انہیں معلوم ہوئی ہیں' کلاس میں اس کے متعلق لکھائی ہوگی۔ اس کے علاوہ ان کو گھر سے سبق ''کون کیا پہنتا ہے؟'' پڑھنے کے لئے کہیں اور اگر ممکن ہو تو وہ اگلے روز مختلف پاکستانی لباس پہن کر آئیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ٹیچر چند لباس یا ان کی تصاویر خود لے کر آئیں۔

گھر کا کام

- پنجاب اور سرحد کے مشہور شہر ان صوبوں کے نقشوں پر لکھ کر لائیں۔

سیشن 9

- سبق ''کون کیا پہنتا ہے؟'' کی پڑھائی اور اس کے متعلق بات چیت' جس میں پہنے ہوئے یا لائے ہوئے لباس یا ان کی تصاویر سے مزید مدد لی جائے۔

- وقت ہو تو اسی سیشن میں ورنہ اگلے سیشن میں سبق ''پہاڑ' وادیاں اور دریا'' اور ''کون کیا پہنتا ہے؟'' کے متعلق سوالات دیئے جائیں۔

سیشن 10

- مندرجہ ذیل سوالات دیئے جاسکتے ہیں۔ طلباء جوابات اپنی کوپیوں میں لکھیں۔
  1 پاکستان کے جن دریاؤں کے نام آپ کو معلوم ہوں' ان میں سے کسی 5 کے نام لکھیں۔
  2 پہاڑی سلسلوں اور ان کی وادیوں کے نام لکھیں۔
  3 اجرک' سوسی' گج' پھلکاری' چوغہ' لاچا اور ان کے علاوہ کشمیری شال' ٹوپیوں اور پگڑیوں کے متعلق چند جملے لکھیں۔
  4 پاکستان کے شہروں اور دیہاتوں کے لباس میں کیا کوئی فرق ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو اس کے متعلق لکھیں۔

گھر کا کام

- اگر آپ پاکستان کے کسی ایک پہاڑی مقام پر جاسکتے ہوں تو بتائیں کس جگہ جانا پسند کریں گے اور کیوں؟

سیشن 11

- **طلباء سے کہیں کہ گھر کے کام کی کوپیاں کھول لیں۔ اب آپ پوچھیں کہ انہوں نے کن کن پسندیدہ مقامات کے** بارے میں لکھا ہے۔ بورڈ پر آپ صرف ان جگہوں کے نام لکھتی جائیں۔ یوں ایک فہرست تیار ہوجائے گی۔ اب ایک ایک کرکے ہر مقام کے بارے میں لکھا ہوا مضمون مختلف طلباء سے پڑھوائیں۔ مختلف باتیں' مختلف آراء اور

مقامات کے بارے میں معلومات پر بات چیت جاری رکھیں تاکہ کلاس میں دلچسپی برقرار رہے اور طلباء اپنے لکھے ہوئے مقام کے علاوہ باقی مقامات پر دوسروں کے تجربے یا ان کی پسند کی وجوہات سے آگاہ ہوسکیں۔

سیشن 12

- ''جانور اور درخت'' پڑھنے سے پہلے آپ اس موضوع پر موجود اس گائیڈ میں دی گئی معلومات کو استعمال کریں۔ اب ان سے پوچھیں کہ آیا وہ کتاب میں بنی ہوئی تصویر کو دیکھ کر یہ بتا سکتے ہیں کہ کس جانور کو کیا کہتے ہیں؟

- آپ کی سہولت کے لئے یہاں ان کے نام دیئے جارہے ہیں۔ صفحہ نمبر 28 پر (دائیں سے بائیں) پیلے اور بڑے سینگوں والا جانور مارکوپولو شیپ ہے' عام پایا جانے والا بندر Rhesus Monkey تلور یا Scaly Anteater, Marmot, Houbara Bustard یا Red Fox, Pangolin یا لومڑی۔ بچے کے کندھے پر جو کھلونا ہے وہ Chimpanzee ہے جو پاکستان میں نہیں پایا جاتا بلکہ افریقہ میں رہتا ہے۔

- نیلے اور سبز دو پیڑوں کے عین پیچھے Black Buck ہے' یہ خوبصورت جانور اب یہاں ختم ہوچکا ہے۔ اس کے پیچھے سفید برفانی چیتا Snow Leapord ہے' اس کی تعداد بھی بہت کم ہے۔ یاک yak برفانی پہاڑیوں کے علاقوں میں رہتا ہے۔ صفحہ نمبر 29 پر کیکڑا Crab ہے۔ پھر بلھن Indus Dolphin اور بائیں جانب ہجرت کرکے پاکستان آنے والے دو Flamingo ہیں۔

- جب بچے بحث و تکرار کرچکیں تو آپ کہیں کہ پہلے سبق پڑھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد صحیح فیصلہ کریں گے کہ تصویر میں کون کون سے جانور ہیں۔

- سبق ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔ اگر طلباء کو چیڑ' برگد' نیم' کیکر وغیرہ کے بارے میں بھی بتایا جائے تو اچھا ہے کہ ان کو ملک میں پائے جانے والے درختوں کا علم ہو۔

گھر کا کام

- اپنے گھر والوں کو ایک درخت لگانے پر آمادہ کریں۔ اگر آپ کے گھر میں درخت لگانے کی جگہ نہ ہو تو چند گملوں میں پودے لگائیں۔ اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو ''جانور اور درخت'' پڑھ کر سنائیں۔

سیشن 13

- ''کھانے ہی کھانے'' پڑھیں۔ اب طلباء کو اپنی پسند کے کسی کھانے کی ترکیب لکھنے کے لئے کہیں۔ ان سے کہیں کہ اگر انہیں اس میں پڑنے والے اجزاء اور بنانے کی ترکیب نہ بھی آتی ہو تو قیاس آرائی سے کام لیں۔ پہلے اجزاء لکھیں۔ اس کے سامنے اس چیز کی اندازاً پیمائش لکھیں۔ پھر اگلے پیراگراف میں ''ترکیب'' لکھیں۔ یوں لڑکے اور

لڑکیاں مزے مزے کے کھانوں کے متعلق مزے مزے کی اوٹ پٹانگ ترکیبیں لکھیں گے۔ مگر آپ کا مقصد انہیں کھانے کی بالکل صحیح ترکیب لکھوانا نہیں ہے بلکہ ان کے پسندیدہ کھانے میں پڑنے والے اجزا کے بارے میں سوچنا اور اندازہ لگانا اور Common Sense کا استعمال ہے۔

- اب آپ طلباء سے کہیں کہ آج کا گھر کا کام یہ ہے کہ (اگر اگلے روز ہفتہ وار چھٹی ہو تو . . . ورنہ یہ کام اتوار کے لئے اٹھا رکھیں۔) اپنی لکھی ہوئی ترکیب سے خود اس ڈش کو پکائیں اور امی یا ابو سے مدد بھی لی جاسکتی ہے۔

سیشن 14

- سبق ''بازار چلئے'' طلباء سے باری باری پڑھوائیں۔ ان سے پوچھیں کہ آیا انہوں نے اس میں بتائی ہوئی چیزیں دیکھی ہیں یا نہیں اور یہ کہ وہ اپنے شہر کے کون کون سے بازاروں میں جاکر خریداری کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے کوپی میں پاکستان کی مختلف دستکاریوں کی فہرست بنوائیں۔

گھر کا کام

- دستکاریوں کی فہرست میں سے کسی ایسی ایک چیز کی نشاندہی کریں جو آپ کے گھر میں موجود ہے۔ اسے سامنے رکھ کر scrap book میں اس کی تصویر بنائیں اور اس کے بارے میں دو پیراگراف لکھیں۔ (آپ طلباء کو بتائیں کہ وہ اس چیز کی ساخت اور material کے علاوہ اس کے مصرف کے بارے میں بھی لکھیں۔ کاریگر نے اس پر اگر کوئی نقش ونگار بنایا ہے تو اس کی وضاحت کریں۔ رنگ کیا ہے' یہ چیز کس صوبے یا شہر میں بنائی جاتی ہے۔ آپ نے کتنے میں خریدی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔)

نوٹ

- اگلے سیشن کے لئے اگر ممکن ہو تو ایک کیسٹ پلیئر کا انتظام کیا جائے اور اپنے ساتھ ستار' بانسری' طبلہ' الغوزہ ایک تارہ یا کوئی سے اور مشرقی ساز کے کیسٹ کے ساتھ کلاس میں جائیں۔

- آپ کی سہولت کے لئے اس گائیڈ میں سازوں کے موضوع پر خاصی تفصیل موجود ہے۔ اسے پڑھ کر تیاری کے ساتھ کلاس میں جائیں۔

سیشن 15

- کلاس میں ہلکی سی موسیقی لگائیں۔ سبق شروع کرنے سے پہلے طلباء سے موسیقی سے متعلق بات چیت کریں۔ آیا وہ اس میں دلچسپی لیتے ہیں یا نہیں۔ انہیں کیسی موسیقی پسند ہے؟ کیا وہ اس ساز کا نام بتاسکتے ہیں جو بج رہا ہے؟ کیا وہ کتاب میں ''ہمارے ساز اور موسیقی'' والے سبق میں دکھائی ہوئی تصویر کے ساز پہچان سکتے ہیں؟ ایک ایک کرکے

یہ ساز انہیں بتانے دیں۔

دائیں سے بائیں تصویریں

سارنگی: تار سے بجنے والا ساز جو انسانی آواز کے اتار چڑھاؤ سے بہت زیادہ قریب ہے۔

شہنائی: حالانکہ اس کو شادی کے موقع پر بجاتے ہیں مگر اس کی آواز نہایت غمزدہ ہوتی ہے۔

الغوزہ: سندھ کا دو بانسریوں کا ساز۔ ہوا / سانس سے بجانے والا ساز۔

ستار: امیر خسرو کی ایجاد۔ مشکل ساز۔ بہت میٹھی عمدہ آواز۔

ڈھول: عام ساز ہے۔ سب ہی جانتے ہوں گے۔

طبلے: یہ ہمیشہ دو ہوتے ہیں۔ دایاں اور بایاں۔

- اب سبق پڑھا جائے۔ اگر اس موضوع پر کلاس میں بہت زیادہ دلچسپی ہو تو آپ اگلے سیشن میں سازوں کے بارے میں اپنی معلومات طلباء تک پہنچائیں۔ یعنی اگر ہر ایک کے بارے میں ایک آدھ جملہ چاہیں تو بتائیں تاکہ وہ اسے نوٹ کرلیں۔

- اس کے علاوہ طلباء اپنے کسی پسندیدہ گانے میں بجنے والے سازوں کا اندازہ لگائیں کہ اس میں کون کون سے ساز استعمال ہوئے ہیں۔

گھر کا کام

- سبق ''بزرگوں کے مزار'' پڑھوائیں یا خود پڑھ کر سنائیں۔ طلباء کو بتائیں کہ ہمارے ملک میں کئی ایسے صوفی بزرگ گزرے ہیں جو اسلام پھیلانے کے کام میں اپنے برتاؤ' اپنے تحمل' برداشت' رواداری اور بے تعصب ہونے کی بناء پر کامیاب ہوئے تھے۔ کئی بزرگ شاعر اور موسیقار بھی تھے۔

- سبق پڑھنے کے بعد طلباء سے کہیں کہ وہ ایک فہرست تیار کریں جس میں بزرگوں کے ناموں کے ساتھ ان کے مزار کا مقام بھی درج ہو۔ جیسے:-

1	داتا گنج بخشؒ	لاہور
2	لعل شہباز قلندرؒ	سہون
3	شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ	بھٹ شاہ
4	حضرت بہاؤ الدین ذکریاؒ	ملتان
5	شاہ رکن عالمؒ	ملتان
6	بابا بلے شاہؒ	قصور
7	بابا فرید گنج شکرؒ	پاک پٹن
8	شاہ بری امامؒ	اسلام آباد
9	رحمان باباؒ	پشاور

- یہ فہرست طلباء کو خود ہی تیار کرنے دیں اور پھر ان سے پوچھیں اگر وہ اس میں مزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ یہ کام کلاس میں نہیں کرسکتے تو ''گھر کے کام'' کے لئے دے دیا جائے۔

نوٹ

- اگلا سیشن شروع کرنے سے پہلے آپ طلباء سے مختلف مذاہب اور مختلف ملکوں کے خاص خاص تہواروں کے بارے میں بات کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس موضوع سے متعلق بات کرنے کے لئے اس روز چند ایسے لوگوں کو بلایا جائے جن کا تعلق مختلف مذاہب سے ہو۔ وہ اپنے ساتھ کچھ ایسی چیزیں بھی لا سکتے ہیں جن کو دیکھ کر طلباء کی دلچسپی بڑھے گی۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو آپ طلباء سے کہیں کہ وہ خود معلومات اکٹھا کریں' یوں مختلف ملکوں اور عقیدوں کے متعلق ان کے تہواروں کے سلسلے میں خاصی معلومات جمع ہوسکتی ہیں۔

سیشن 17

- مختلف ملکوں' مذہبوں اور تہواروں سے متعلق باتیں۔

گھر کا کام

- ایک نیا تہوار ایجاد کریں۔ اس کا نام رکھیں اور وہ کس طرح اور کب منایا جائے گا۔ اس کے متعلق تفصیل سے لکھیں۔ یہ کام scrap book میں کریں۔

سیشن 18

- آج سبق ''تہوار ہی تہوار'' پڑھیں۔ اگر طلباء کو کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بتائیں۔ ان کے ایجاد کردہ تہواروں کے متعلق گفتگو کی جائے۔ اگلے روز کے لئے سبق ''پھل' سبزیاں' اناج'' پڑھ کر آنے کے لئے کہیں۔

گھر کا کام

- ''پھل' سبزیاں' اناج'' کے حوالے سے سبق میں جن پھلوں' فصلوں وغیرہ کا ذکر ہے اس کو پاکستان کے نقشے پر بنائیں یا لکھیں۔ یعنی جہاں جہاں یہ چیزیں اگائی جاتی ہیں۔

سیشن 19

- آپ طلباء کے لائے ہوئے چند نقشے کلاس میں مختلف جگہوں پر لگائیں اور پھر سبق پڑھیں۔ ساتھ ہی ساتھ نقشوں پر دکھائی گئی چیزوں کی نشاندہی کرتی جائیں۔ اگر کسی نے کوئی چیز غلط دکھائی ہے تو اس پر بھی بات کریں۔ اگر اس

بارے میں وضاحت درکار ہو تو اسکول میں پڑھانے والے جغرافیہ کے استاد سے مدد لیں۔

سیشن 20

- آج آخری سبق ''کھیل کھلاڑی'' پڑھائیں۔ یہ یقیناً طلبا کے لئے دلچسپ سبق ہوگا۔ ہمارے ملک میں کھیل کے میدان اور تربیتی کیمپوں کے بارے میں طلبا کی رائے معلوم کریں۔ ان کے پسندیدہ کھیلوں کے بارے میں تفصیل سے بات کریں۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر کے کھیلوں کو لاکھوں لوگ ایک ہی وقت میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق طلبا سے گفتگو جاری رکھیں کہ آیا وہ کھیل دیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں یا خود کھیلنا اور یہ کہ کھیل کھیل میں جسمانی ورزش کے پہلو کا کتنا اہم کردار ہوتا ہے۔

گھر کا کام

- اپنی scrap book میں کسی پسندیدہ کھلاڑی کی تصویر لگائیں اور اس کے متعلق ایک یا دو پیراگراف لکھیں۔ سب طلبا اپنی اپنی scrap book لے کر آئیں۔

سیشن 21

- آج طلباء ایک دوسرے کی scrap book دیکھیں۔ آپ ان سے اجازت لے کر یہ scrap book چند ہفتوں کے لئے اسکول کی لائبریری میں رکھوائیں تاکہ دوسری جماعتوں کے طلباء بھی انہیں دیکھ سکیں۔

گھر کا کام

- کتاب ''پاکستان کی سیر'' پڑھیں۔

سیشن 22

- کتاب سے متعلق بات چیت کریں۔ طلباء سے پوچھیں کہ کتاب کے ذریعے ان کے خیال میں انہیں اپنے ملک سے متعلق کیا کچھ ایسی باتیں معلوم ہوئیں جو پہلے معلوم نہ تھیں؟ اگر وہ اس کے متعلق مصنفہ سے ملنا یا لکھ کر کچھ پوچھنا چاہیں تو انہیں ایسا کرنے کی اجازت دیں۔ پتہ وغیرہ کتاب پر ہی درج ہے۔ طلباء سے کہیں کہ وہ پاکستان کے جھنڈے سے متعلق معلومات حاصل کریں۔ ٹیچر کے لئے جو معلومات آگے درج ہیں' ان میں ہماری تاریخ اور اہم شخصیات کے بارے میں چند اہم باتیں دی گئی ہیں۔ آپ چاہیں تو اسے بھی طلباء کو پڑھ کر سنائیں۔

نوٹ

- کسی مناسب موقع پر پاکستان سے متعلق اسکول میں سوال وجواب quiz competition کا اہتمام کیا جائے۔ کوشش کریں کہ ''پاکستان کی سیر'' پڑھتے اور پڑھاتے ہوئے جن معلومات کو اکٹھا کیا گیا ہے طلباء سے اس کے متعلق دلچسپ سوالات کئے جائیں اور انعام دیئے جائیں۔

پاکستان کے بارے میں ضروری معلومات

- یوں تو کتاب ''پاکستان کی سیر'' میں خاصی باتیں موجود ہیں اور بچوں کے لئے ان میں دیا گیا مواد کافی ہے' مگر ٹیچر کے لئے اس سے زیادہ معلومات کو ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ یہاں ملک کے چند مختلف پہلوؤں پر اضافی معلومات فراہم کی جارہی ہے۔

- پاکستان کا سرکاری نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور سرکاری زبان اردو۔ اس کا رقبہ آٹھ لاکھ چار ہزار مربع کلو میٹر ہے۔ جبکہ اس کی آبادی تقریباً 16 کروڑ ہے۔

جغرافیہ

- پاکستان کے شمال میں دنیا کی بلند سے بلند پہاڑی چوٹیاں اور بڑے بڑے برف کے دریا Glaciers ہیں تو اس کے جنوب میں میدان ہیں۔

- دریائے سندھ Indus River دنیا کے مشہور اور لمبے دریاؤں میں سے ایک ہے۔ یہ دریا ملک تبت Tibet سے شروع ہوتا ہے اور بحیرہ عرب Arabian Sea سے جا کر ملتا ہے۔ شمال میں یہ ہمالیہ اور قراقرم کے پہاڑی سلسلوں کو کاٹتے ہوئے بہتا ہے۔ دریا کی لمبائی دو ہزار آٹھ سو اسی کلو میٹر ہے۔ دریائے سندھ سے مشرق کی سمت سے پانچ دریا آکر ملتے ہیں۔ ستلج' بیاس' راوی' چناب اور دریائے جہلم۔ یہ دریا ''پنج ند'' کے مقام پر ملتے ہیں۔
- مغرب کی جانب سب سے اہم دریا' دریائے کابل ہے جو دریائے سندھ سے آکر ملتا ہے۔

- عام طور پر پاکستان کا موسم خشک ہے۔ صرف اس کا 10 فیصد حصہ ایسا ہے جس پر سال میں 500 ملی میٹر بارش ہوتی ہے۔ ملک کے صرف 4 فیصد رقبے پر جنگلات ہیں۔

ہمارے جانور

- کراچی سے حیدر آباد کے راستے میں شمال کی جانب کیرتھر نیشنل پارک ہے جو بہت سے جانور مثلاً چنکارہ' Sindh Ibex یا جنگلی بکرا' بھیڑیئے' تلور یعنی Houbara Bustard کا گھر ہیں۔ تلور یہاں وسطی ایشیا Central Asia سے ہجرت کرکے آتے ہیں۔ تلور کو عرب امارات سے لوگ شکار کرنے آتے ہیں۔ یہ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ ایک ایسے جانور کا شکار کیا جاتا ہے جس کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے۔ یہاں بہت کم تعداد میں چیتے بھی

پائے جاتے ہیں۔

- پاکستان میں جنگلات کی کمی کی وجہ سے جانوروں کی تعداد کم ہے مگر پھر بھی تقریباً 666 قسم کے پرندے یہاں پائے جاتے ہیں۔ مارخور کی دنیا بھر میں 6 قسمیں ہیں جن میں سے 5 قسمیں پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔ (مارخور ایک قسم کا بکرا ہے۔)

- بدقسمتی سے ایک سینگ والا گینڈا One Horned Rhino اور Black Buck ملک سے بالکل ہی ختم ہوگئے ہیں۔ طلباء کو بتائیں کہ موئن جوداڑو اور ہڑپہ سے ملی ہوئی مہروں پر شیر، گینڈے اور ہاتھی بنے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ یہ جانور کسی زمانے میں ان جگہوں پر موجود تھے اور کثرت شکار سے ختم ہوگئے۔

- بلہن یا Indus Dolphin صرف پاکستان میں پائی جاتی ہے۔ یہ تقریباً نابینا مگر بہت اچھی شکاری ہوتی ہے۔ ایک زمانے میں بلہن قراقرم اور ہمالیہ سے بہنے والے دریا سے لیکر سمندر تک پائی جاتی تھی۔ جہلم، چناب، راوی اور ستلج میں بھی بلہن ملتی تھی۔ مگر 1930ء سے جب دریاؤں پر ڈیم اور بیراج بننے لگے تو ان کے گھر محدود ہوگئے۔ بلہن بھی ایک Endangered Species ہے۔ یعنی ایسا جانور جس کی نسل کو خطرہ ہے۔

- کیرتھر نیشنل پارک کے علاوہ پاکستان میں 10 دوسرے نیشنل پارک ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔
  بلوچستان میں چلتن۔
  پنجاب میں لال سنہرہ اور مرگلہ۔
  سرحد میں ایوبیہ۔
  شمالی علاقوں میں خنجراب۔

- ملک میں پودوں کی اقسام 5 ہزار سے زائد ہے۔ ان میں سے 500 کو خطرہ ہے۔

ہماری زبانیں

- پاکستان میں بولی جانے والی زبانوں میں اردو، پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی کے علاوہ سرائیکی بولی جاتی ہے جو پنجاب کے علاوہ سندھ، بلوچستان اور سرحد کے ان علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ جو پنجاب سے منسلک ہیں۔

- ہندکو عام طور پر مانسہرہ اور ایبٹ آباد میں بولی جاتی ہے۔ سندھی زبان کے بھی مختلف Dialects ہیں، جیسے وچولی، لڑ اور لاسی۔ تھر میں بولی جانے والی زبان تھاری بھی سندھی سے ملتی جلتی ہے۔

- پٹھانوں کی طرح بلوچ بھی قبائلی لوگ ہیں جو پاکستان کے علاوہ ایران اور افغانستان میں بھی رہتے ہیں۔ پشتو کے بعد بلوچستان میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بلوچی ہے۔ براہوی بلوچستان کی تیسری بڑی زبان ہے۔

- شمالی علاقوں میں ہنزہ میں بروشاسکی اور وخی بولی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی ان علاقوں کی دوسری زبانیں ملتی ہیں۔ بلتی زبان بلتستان کی زبان ہے اور ملک تبت میں بولی جانے والی Tibetan زبان سے ملتی جلتی ہے۔

ہمارے ساز

- ہماری لوک موسیقی کے کچھ دلچسپ ساز ہیں جو برسوں سے گانوں اور رقص کے ساتھ بجتے ہیں۔ مثلاً

ڈھول

- یہ کچھ ملکوں کی طرح ہمارے یہاں کا بھی مقبول ساز ہے جو عام طور پر آم کے درخت کے تنے سے بنایا جاتا ہے۔ ڈھول کھیل تماشوں میں، ناچ گانوں میں، عرس میلوں میں اور شادیوں میں بجایا جاتا ہے۔

شہنائی

- شہنائی بھی شادی کے موقع پر بجائی جاتی ہے۔ یہ آٹھ دس انچ لمبا ساز ہے جو منہ سے پھونک کر بجایا جاتا ہے۔

نگاڑہ یا نقارہ

- نگاڑہ یا نقارہ پکی ہوئی مٹی کے دو ڈھول ہیں جن پر باہر کی طرف خوب کس کر چمڑا چڑھایا جاتا ہے۔ پرانے زمانے میں یہ محل کے اندر بادشاہ کی آمد کی خبر دینے کے لئے بجایا جاتا تھا۔ لیکن اب صرف محرم کے جلوس میں سنائی دیتا ہے۔

اک تارہ

- جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ ایک تار کا ساز ہے۔ لیکن اب عام طور پر اس میں دو تار ہوتے ہیں اس کو بنانے کے لئے بڑا سا سوکھا کدو استعمال کیا جاتا ہے۔

مرلی، نار، بانسری

- ایسے ساز ہیں جو ایک سرے سے منہ سے ہوا پھونکنے اور انگلیوں سے اس کے سوراخ کھولنے، بند کرنے سے بہت ہی سریلی آواز پیدا کرتے ہیں۔ دو بانسریاں مل کر الغوزہ کہلاتی ہیں۔ اسی طرح جب پیٹھا سوکھ جاتا ہے تو اس کو کھوکھلا کرکے مرلی کا اوپری حصہ بنایا جاتا ہے جبکہ نچلہ حصہ پانی کے پودوں (نرسل) سے بناتے ہیں۔

- شاہ عبداللطیف بھٹائی نے پانچ تاروں کا دنبور ایجاد کیا تھا جو آج بھی ان کا کلام سنانے کے لئے بہت سے موسیقار استعمال کرتے ہیں۔

سارندہ

- یہ سندھ، بلوچستان اور سرحد کا ساز ہے جس کے آٹھ یا نو تار ہوتے ہیں۔ اسے سننے میں بڑا لطف آتا ہے۔ اس کے علاوہ ستار، سارنگی، ہارمونیم اور طبلے موسیقی کی دنیا کے جانے پہچانے ساز ہیں جو ہمارے یہاں عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

ہمارے لباس:

- طلباء کو بتائیں کہ کھڈی کیا ہوتی ہے، ہاتھ سے کپڑا کیونکر بنا جاتا ہے؟
- کھدر ہمارے یہاں بہت اچھا بنتا ہے۔ یہ کپڑا عام طور پر سوتی دھاگے سے بنتا ہے۔
- اجرک کی چھپائی میں کئی مراحل ہوتے ہیں۔ اس کا ڈیزائن اور اس کے رنگ صدیوں سے تقریباً ایک سے چلے آرہے ہیں۔ بلوچ اور مکرانی خواتین جو کرتے پہنتی ہیں وہ مکران اور بلوچستان کے علاقوں میں "پشک" کرتے کہلاتے ہیں۔
- ہزارہ کی طرف پھلکاری مشہور ہے۔ سوات، چترال، گلگت اور ہنزہ میں جو کڑھائی کی جاتی ہے اس کے ڈیزائن غالباً ان علاقوں پر سکندر اعظم Alexander the Great کے لشکر کی صدیوں پہلے آمد کے یونانی اثرات کا نتیجہ ہیں۔ چترال اور گلگت کے مرد جو لمبے اونی کوٹ یا چوغے پہنتے ہیں ان پر یہ ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔
- پاکستانی لباس اور عورتوں کے زیورات کے متعلق بتائیں کہ لباس کسی بھی ملک کی پہچان ہوتے ہیں اور اپنے ملک میں بنا ہوا کپڑا پہننا فخر کی بات ہے نہ کہ دوسرے ملکوں کا کپڑا پہننا۔ جیسے جاپان، چین وغیرہ کا۔
- اسی طرح سوسی، اجرک، کھدر وغیرہ پہننے سے ہمارے یہاں کے کاریگروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان کا روزگار لگا رہتا ہے۔ ورنہ وہ یہ کام کرنا بند کرکے دوسرے کام کرنے لگتے ہیں۔ یوں ہماری تہذیب کا ایک اہم جز ہمیشہ کے لئے ختم ہوتا جاتا ہے۔

کچھ اور معلومات

- دنیا کا غالباً سب سے بڑا قبرستان مکلی Makli ہے۔ یہ سندھ میں ٹھٹھہ کے قریب واقع ہے اور یہاں تقریباً 10 لاکھ قبریں ہیں۔ چودھویں اور اٹھارویں صدی کے درمیان سندھ پر حکومت کرنے والے مختلف بادشاہوں، رانیوں، مہارانیوں، بزرگوں، گورنروں وغیرہ کی قبریں یہاں موجود ہیں۔ مغلوں کے گورنر عیسیٰ خان ترخان کا مزار نہایت خوبصورت ہے۔
- ٹھٹھہ کی شاہ جہاں مسجد اس علاقے کے لئے مغل شہنشاہ شاہ جہاں کا ایک طرح سے تحفہ تھی جو اس نے اپنے ٹھٹھہ میں قیام کے دوران یہاں کے لوگوں کی مہمان نوازی کے صلے میں بنوائی تھی۔

- حیدر آباد میں پکا قلعہ ہے جو وہاں کے حکمران غلام شاہ کلہوڑو نے بنوایا تھا۔ پاس ہی کچا قلعہ ہے جو 1771ء میں غلام شاہ کلہوڑو ہی نے بنوایا تھا۔ کچا قلعہ مٹی کا بنا ہوا ہے۔ کراچی اور حیدر آباد کے عجائب گھر بہت دلچسپ ہیں۔

- تھر کے ریگستان کا مشہور شہر عمر کوٹ ہے۔ جہاں شہنشاہ ہمایوں کی بیگمؑ حمیدہ نے اکبر بادشاہ کو جنم دیا تھا۔ عمر کوٹ کا قلعہ سرخ اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔ اسے کلہوڑہ حکمران نور محمد نے بنوایا تھا۔ اس کے برابر میں ایک چھوٹا سا عجائب گھر ہے جہاں مغلیہ دور کے ہتھیار' سکے اور دوسری چیزیں نمائش کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔

- بلوچستان میں مہر گڑھ کے مقام پر 1974ء میں ایک فرانسیسی ٹیم نے کھدائی کی اور یہ دریافت ہوا کہ یہاں باقاعدہ کھیتی باڑی کا نظام 8 ہزار پانچ سو سال قبل از مسیح بھی رائج تھا۔

مہر گڑھ اور نوشیرو بلوچستان میں قدیم تہذیب کے دو اہم مقامات ہیں۔

- سبی شہر کوئٹہ کے بعد بلوچستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ ہر سال اپریل میں یہاں ایک بہت بڑا میلہ مویشیاں ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ پچھلے برسوں سے چلا آرہا ہے۔

- دریائے ہنگول Hingol River جنوبی بلوچستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔ شمالی بلوچستان میں دریائے ژوب Zhob River ہے۔ مکران کے علاقے میں جو چار دریا بہتے ہیں وہ برسات کے موسم کے ختم ہوجانے پر اکثر سوکھ جاتے ہیں۔ مکران کے ساحلی علاقے میں سفید مٹی کی پہاڑیاں اور ریت اور پتھر کے صحرا ہیں۔ جہاں کہیں درختوں کے جھنڈ ہیں' ان جگہوں پر مچھیروں کی بستیاں آباد ہیں۔ سمندر میں کیکڑے Lobster اور Crabs کے علاوہ جھینگے' شارک مچھلی اور دوسری قسمیں مثلاً Tuna, Snappers وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ بلوچستان کی سرحد ایران اور افغانستان سے ملتی ہے۔ اس صوبے کے شمال میں جو بہت بڑا صحرا ہے وہ ایران اور افغانستان میں بھی پھیلا ہوا ہے۔

- صوبہ پنجاب ملک کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ پنجاب کا نام لفظ ''پنج'' اور ''آب'' سے مل کر بنا ہے۔ پنج کا مطلب ہے پانچ اور آب کہتے ہیں پانی کو۔ لہذا دریائے سندھ سے نکلنے والے پانچ دریاؤں کی سرزمین کا نام پنجاب ہے۔

- پنجاب کی زرخیز زمین میں کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ دریائے جہلم پر بننے والے منگلا ڈیم اور دریائے سندھ پر بننے والے تربیلا ڈیم کی وجہ سے زراعت میں بڑی ترقی ہوئی۔

- شمالی پنجاب میں پوٹوہار کا علاقہ ہے جہاں پہاڑ اور کھائیاں بڑے ڈرامائی انداز میں نظر آتی ہیں۔ کسی زمانے میں یہاں سون دریا Soa River بہتا تھا۔ سون کی وادی اس وقت بھی آباد تھی جب لاکھوں برس پہلے انسان غاروں میں رہتے تھے اور پتھر کے اوزار استعمال کرتے تھے۔ خان پور کے علاقے میں اس زمانے کی چیزیں زمین کے اندر سے دریافت ہوئی ہیں۔

- Salt Range پہاڑی سلسلہ ہے جس میں کھیوڑہ کی نمک کی کانیں بھی ہیں۔ کلر کہار Kallar Kahar اس جھیل کا نام ہے جو اسی علاقے میں موجود ہے۔ یہ بے حد خوبصورت جگہ ہے اور یہاں کئی پرندے دوسرے علاقوں سے ہجرت کرکے آتے ہیں۔ اس کے جنوب مغرب میں پھلوں کے باغات ہیں جو سولہویں صدی سے لگائے گئے ہیں۔ جب مغل بادشاہ بابر کابل سے دہلی آرہے تھے تو راستے میں اس جھیل کلر کہار کی خوبصورتی دیکھ کر اس قدر مرعوب ہوئے کہ انہوں نے اس جگہ باغات لگانے کا حکم دیا۔ یہاں ایک بہت بڑے پتھر پر بابر بادشاہ کا تخت لگایا گیا جہاں بیٹھ کر وہ نہ صرف جھیل کا نظارہ کرتے بلکہ اپنی فوج سے خطاب بھی کرتے۔ اس بڑے پتھر کو آج بھی ''تختِ بابری'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

- رہتاس کا قلعہ Grand Trunk Road پر دینا کے مقام پر ہے۔ یہ برصغیر میں غالباً سب سے خوبصورت قلعہ ہے جو 1543ء میں شیر شاہ سوری نے بنوایا تھا۔ یہ قلعہ مغل شہنشاہ ہمایوں کی فوج کے خلاف دفاع کے لئے بنوایا گیا تھا۔ اس کے معمار یا Architect کا نام شاہو سلطانی تھا۔ جب شیر شاہ نے اس قلعے کے بنوانے کا حکم دیا تو اس نے اسے 3 سال کے عرصہ میں مکمل کرنے کے لئے کہا۔ قلعہ بن کر تیار ہوا تو شیر شاہ کو قلعہ بہت چھوٹا معلوم ہوا۔ اس نے حکم صادر کردیا کہ Architect کا سر قلم کردیا جائے۔ مگر پھر اسے مزید 2 سالوں کی مہلت دی اور اپنے ذہن میں تراشے ہوئے ایک ایسے قلعے کی تعمیر کا حکم دیا جو کبھی فتح نہ کیا جاسکے یا مسخر نہ کیا جاسکے۔ بہر حال شیر شاہ سوری جنگ میں مارا گیا اور قلعہ کا نام بنگال کے رہتا قلعے کے نام پر رکھا گیا۔ مگر اس قلعے کو بننے میں مزید 10 سال لگ گئے۔

- سرحد کے شہر کوہاٹ نے انگریزوں کے زمانے میں ایک ہتھیار بنانے والے شہر کے طور پر ترقی کی۔ کوہاٹ کا قلعہ بھی انگریزوں ہی کا بنوایا ہوا ہے۔

- بنوں سرحد کا ایک قدیم شہر ہے جو کابل اور دریائے سندھ کے شہروں کے درمیان تجارت کے لئے ایک گزرگاہ تھا۔ کسی زمانے میں یہاں بدھ مذہب کے پیروکار بڑی تعداد میں رہتے تھے۔ سکھ بادشاہ رنجیت سنگھ کی فتح کے بعد اس پر انگریزوں نے حکومت کی اور بنوں شہر کے مہاراجہ کے نام پر اس شہر کا نام ''دلیپ شہر'' رکھا گیا بعد میں یہ ''بنوں'' کہلایا۔

- ڈیرہ اسماعیل خان کے بازار پیتل اور تانبے کے برتنوں اور لکڑی کی چیزوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان پر بڑے خوبصورت نقش ونگار بنائے جاتے ہیں۔ اس شہر کے مکانوں کی لکڑی کی بالکونیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ بھی بڑی خوبصورتی سے بنائی جاتی ہیں۔

- سوات کی وادی کے چند مقامات یہ ہیں:
  مدین، منگورہ اور سیدو شریف (یہ دو چھوٹے شہر اب آپس میں تقریباً جڑے ہوئے ہیں۔)
  کالام، مالم جبا، میاں دم

- چترال کی وادی کے چند مقامات
دیر، چترال، شہر، گرم چشمہ

- کالاش جو کافرستان بھی کہلاتا ہے، اس کی 3 وادیاں ہیں۔ وہاں بسنے والے لوگوں کی تہذیب اور ان کا مذہب بڑا قدیم ہے۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کے کئی مختلف تہوار ہوتے ہیں: جن میں تین تہواروں کی خاص اہمیت ہے۔

- وادی کاغان، بالا کوٹ اور ناران۔

- قراقرم ہائی وے کے مقامات
ہزارہ، ایبٹ آباد، مانسہرہ۔
کوہستان، بشام، چلاس، گلگت۔
بلتستان، سکردو، خپلو۔
ہنزہ اور نگر کریم آباد۔

- گلمت ست (پاکستان کا سرحدی شہر جو پاکستان اور چین کے درمیان بارڈر پر ہے۔ یعنی جس کے بعد خنجراب پاس سے چین جاسکتے ہیں۔)

- کاشغر (دو ہزار سال سے ایک اہم مقام۔ اس شہر پر چنگیز خان نے 1219ء میں حکومت کی۔ کاشغر چین کا سرحدی شہر ہے۔)

- اوپر دیئے ہوئے سارے مقامات پاکستان کے شمالی علاقوں کے نہایت خوبصورت مقامات ہیں اور دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ طلباء کو بتایئے کہ اگر وہ اپنے ملک کی سیر کو جائیں تو اس کی خوبصورتی کو محفوظ رکھنے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں وہ جس جگہ بھی رہتے ہوں، وہاں کی دیکھ بھال کرنے میں بھی وہ اپنا اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کرسکتے ہیں تاکہ صدیوں پرانے اس خطے کو خوب سے خوب تر بنایا جاسکے۔

ہماری تاریخ

- ہمارے ملک کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ لوگوں کے باقاعدہ کھیتی باڑی کرنے اور شہر بنا کر رہنے کے جو آثار ہمیں دریائے سندھ کی وادی میں ملے ہیں وہ تقریبا پانچ ہزار سال پرانے ہیں۔ یہ دریائے سندھ کی تہذیب کہلاتی ہے۔ یہ لوگ کون تھے اور کہاں غائب ہوگئے یہ ہم نہیں جانتے۔ لیکن انہوں نے اپنے زمانے کے حساب سے بہت ترقی کی تھی۔

- تین ہزار سال پہلے آریا قوم وسطی ایشیا سے آکر پورے ہندوستان میں آباد ہوگئی۔ اس طرح 327 میں یونان سے آکر سکندر اعظم نے ہندوستان فتح کیا۔ ان کے بعد ایرانی آئے اور یوں ایک کے بعد ایک فاتح آتا رہا۔

- عرب کے مسلمان فاتح محمد بن قاسم 712 میں سندھ آئے۔ لیکن اس علاقے میں جسے اب پاکستان کہتے ہیں اسلام اس وقت پھیلا جب محمود غزنوی نے ہندوستان پر حکومت کی۔ اس کے علاوہ صوفی بزرگوں کے اثر سے لوگ مسلمان ہوئے۔

- 1202 میں قطب الدین ایبک نے دہلی میں پہلی مرتبہ مسلمان حکومت قائم کی جو کہ ساڑھے چھ سو سال تک قائم رہی۔ اس دوران خلجی، تغلق، لودھی اور مغل بادشاہوں نے حکومتیں کیں۔ ان بادشاہوں کے نام یہ ہیں۔

شہنشاہ ظہیر الدین بابر

نصیر الدین ہمایوں

جلال الدین اکبر

نور الدین جہانگیر

شہاب الدین شاہ جہاں

اورنگزیب عالمگیر اور

سراج الدین بہادر شاہ ظفر

- اس کے بعد 1857 میں انگریزوں نے ہندوستان سے مسلمانوں کی حکومت ختم کرکے اپنی حکومت شروع کی۔ انگریزوں نے آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو ہندوستان سے نکال کر برما کے شہر رنگون میں قید کردیا جہاں ان کا انتقال ہوگیا۔

- انگریز بہت سخت حکمران تھے۔ ہندوستانیوں نے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی اور انگریزوں کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کئی لوگوں نے بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ جن میں سرفہرست قائد اعظم محمد علی جناح، موہن داس کرم چند گاندھی یا گاندھی جی، پنڈت نہرو، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی جوہر کے نام ہیں۔ 1906ء میں مسلم لیگ بنی۔ مگر آزادی کے لئے باقاعدہ کوششیں 1920ء سے شروع ہوئیں اور بالآخر 1947ء میں انگریزوں کو ہندوستان سے جانا پڑا۔ ہندوستان تقسیم ہوا تو سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد نئے ملک پاکستان میں شامل ہوئے اور یہ حصہ مغربی پاکستان کہلایا۔ بقیہ علاقے بھارت کہلائے۔ ادھر مشرق میں بنگال کا کچھ حصہ بھی پاکستان میں شامل ہوا اور یہ حصہ مشرقی پاکستان کہلایا۔ بدقسمتی سے 1971ء میں مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہوگیا۔ اس نئے ملک کا نام بنگلہ دیش ہے۔

مشہور ہستیاں

- ہمارے سب سے بڑے لیڈر قائد اعظم ہیں جن کا نام محمد علی جناح تھا۔ وہ 25 دسمبر 1872ء میں کراچی کے ایک پرانے علاقے کھارادر میں پیدا ہوئے تھے۔ کھارادر کی اس عمارت کا نام وزیر مینشن ہے۔

- انہوں نے کراچی کے سندھ مدرسے میں 1887ء تک تعلیم حاصل کی۔ پھر قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن گئے اور واپس آکر بمبئی میں وکالت شروع کردی۔ شروع میں آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ممبر بنے اور پھر آل انڈیا مسلم

لیگ کے صدر بنے۔ 23 مارچ 1940ء میں لاہور میں انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پہلی بار ایک جلسے میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ ملک یعنی پاکستان کا مطالبہ کیا۔ اس زمانے میں ہندوستان پر دو سو سال سے انگریزوں کی حکومت تھی اور انگریزوں اور ہندوؤں نے قائد اعظم کی سخت مخالفت کی۔

- جب 14 اگست 1947ء کو پاکستان بنا تو قائد اعظم اس کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ لیکن دن رات کام کرنے کی وجہ سے ان کی صحت بہت خراب ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ صرف ایک سال بعد یعنی 11 ستمبر 1948ء کو انتقال کرگئے۔ ان کا مزار کراچی کے ایم اے جناح روڈ پر بنایا گیا ہے۔ یہ سنگ مرمر کی ایک بہت بڑی خوبصورت عمارت ہے۔ مزار کے چاروں طرف باغ ہیں، جہاں لوگ چھٹی کے دن سیر کرنے آتے ہیں۔

- قائد اعظم کی چھوٹی بہن محترمہ فاطمہ جناح ہمارے ملک کی وہ باہمت خاتون تھیں جنہوں نے پاکستان بننے سے پہلے اپنے بھائی کے ساتھ مل کر دن رات کام کیا اور پھر ان کے انتقال کے بعد بھی پاکستان کے لئے کام کرتی رہیں۔ ان کو مادر ملت بھی کہتے ہیں۔ ان کا مزار بھی قائد اعظم کے مزار کے ساتھ ہے۔

- جناب لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے۔ وہ بھی قائد اعظم کی طرح ایک وکیل تھے اور پاکستان بنانے کے لئے ان کے ساتھ ساتھ کام کرتے رہے۔ 1951ء میں ان کو راولپنڈی کے ایک جلسے میں کسی نے گولی مار کر ہلاک کردیا۔ لیاقت علی خان کو قائد ملت یا شہید ملت بھی کہتے ہیں۔ ان کا مزار بھی قائد اعظم کے مزار کے ساتھ ہی ہے۔

- علامہ محمد اقبال پنجاب کے شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کو مسلمانوں سے بڑی محبت تھی اور وہ چاہتے تھے کہ مسلمان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوجائیں۔ وہ ایک بہت بڑے شاعر تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی خواہش پیدا کی اور ان کو اس کی اہمیت کا احساس دلایا۔ وہ اردو اور فارسی میں شاعری کرتے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے انگریزی میں بہت سی عمدہ کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے بچوں کے لئے بھی یادگار نظمیں لکھی ہیں۔ علامہ اقبال پاکستان بننے سے نو سال پہلے ہی انتقال کرگئے تھے۔ ان کا مزار لاہور میں بادشاہی مسجد کے باہر ہے۔ ان کو شاعر مشرق بھی کہتے ہیں۔

- ان کے علاوہ ہمارے یہاں کئی اچھے شاعر گزرے ہیں جن میں جناب جوش ملیح آبادی اور فیض احمد فیض جیسے مشہور شاعر شامل ہیں۔ فیض صاحب کو ان کی شاعری پر روس کا لینن ایوارڈ بھی ملا تھا۔ بچوں کے لئے جناب صوفی تبسم نے بہت پیاری پیاری نظمیں لکھی ہیں۔

- پاکستان کے دو مشہور سائنسدان پروفیسر عبدالسلام صاحب اور ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی تھے۔ پروفیسر سلام نے Physics میں دنیا کا سب سے اعلیٰ انعام، نوبل پرائز جیتا۔ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی ایک بڑے سائنسدان ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے مصور اور شاعر بھی تھے۔

- آرٹ کی دنیا میں جناب عبدالرحمان چغتائی کا نام بڑا مشہور ہے۔ ان کی تصاویر میں جو مشرقی انداز ہے وہ بہت خوبصورت لگتا ہے۔ صادقین بھی ہمارے یہاں کے ایسے مصور تھے جو اپنی مصوری کی وجہ سے عالمی شہرت رکھتے تھے۔

انہوں نے کئی بڑی بڑی تصویریں بنائی ہیں جن کو Murals کہتے ہیں۔ انہوں نے کراچی کے باغ جناح (فریئر ہال) کی عمارت کی اندرونی چھت پر خوبصورت تصویر بنائی ہے۔ وہ خطاطی میں بھی ایک خاص انداز رکھتے تھے۔

- شاکر علی بھی آرٹ کی دنیا کا بڑا نام ہے۔ انہوں نے پاکستان میں جدید مصوری کی بنیاد ڈالی اور لاہور کے مشہور نیشنل کالج آف آرٹ کے کئی سال تک پرنسپل رہے۔

- مولانا عبدالستار ایدھی اور ان کی بیگم محترمہ بلقیس ایدھی ہمارے ملک کے دو محترم نام ہیں انہوں نے بہت سے فلاحی کام کئے اور ایسے ادارے قائم کئے جو فلاحی کاموں میں مصروف رہتے ہیں مثلاً اگر کوئی حادثہ ہوجائے تو ایدھی ٹرسٹ کی ایمبولینس اور گاڑیاں اس جگہ پہنچ کر حادثے کے زخمیوں کو اسپتال پہنچاتی ہیں۔ ایدھی ٹرسٹ ضرورت مند مریضوں کو خون کا عطیہ بھی فراہم کرتا ہے۔ اس ٹرسٹ نے ''اپنا گھر'' کے نام سے لاوارث افراد کے لئے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ پاکستان کے باہر بھی ایدھی صاحب کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

- ہماری گلوکارہ میڈم نور جہاں ملک بھر میں مقبول ہیں۔ وہ فلمی اور غیر فلمی گانے اپنے خاص انداز میں گاتی ہیں اور ملک کے کونے کونے میں ان کی آواز ریڈیو اور کیسٹ پر گونجتی ہے۔

پاکستان کی سیر

ٹیچرز گائیڈ

جملہ حقوق اشاعت : بک گروپ، کراچی
چوتھا ایڈیشن : مارچ 2007
مطبع : جے۔ ٹی۔ ایس پرنٹرز

bookgroup

187/2-C, Block 2, PECHS, Karachi; Phone 431-0641, 453-8221
e-mail: info@bookgroup.org.pk
www.bookgroup.org.pk

Not for Sale